حضرت احسان دانش مرحوم :

احرار رضاکار

سُرخ پرچم کی اُڑانوں کے سایہ میں !

چلا چل یونہی گنگناتا چلا چل،

وفا کے کرشمے دکھاتا چلا چل پیامِ محبّت سناتا چلا چل
اندھیرے میں شمعیں جلاتا چلا چل بہر گام طوفاں اٹھاتا چلا چل
مصائب سے شانہ لڑاتا چلا چل
چلا چل یونہی گنگناتا چلا چل

گھٹائیں جو ہیں تیرہ و تار کیا غم جو ہیں بجلیاں تند و خونخوار کیا غم
جو کھینچی ہے باطل نے تلوار کیا غم اگر وقت ہے زود آزار کیا غم
جو آگے ہوں پیچھے ہٹاتا چلا چل
مصائب سے شانہ لڑاتا چلا چل

تیرا نام تاریخ لیتی رہے گی محافظ زلیخا تے گیتی رہے گی
سفینے ترے موت کھیتی رہے گی دُعا رُوحِ طوفان دیتی رہے گی
جدھر جائے ساحل گراتا چلا چل
یونہی سُرخ پرچم اُڑاتا چلا چل

بہت دُور ہے منزلِ کامرانی یہ فرسودہ قصّے ہیں باتیں پرانی
ہے گو بحرِ باطل میں خونی روانی وہ ہے سامنے ساحلِ زندگانی
در یڑ دں میں کشتی بڑھاتا چلا چل
جدھر جائے ساحل گراتا چلا چل